ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:30مارچ،1995

بوتوپرساد کمبھر ودیگراں

بنام

اسٹیل اتھارٹی آف انڈیالمیٹڈودیگراں

[آرایم سہائے اور ایس پی مجومدار، جسٹس صاحبان]

آئین ہند1950: آرٹیکل21۔

روزی روٹی کاحق-راؤرکیلا اسٹیل پلانٹ کے لیے اراضی کا حصول-حاصل کردہ اراضی کے معاوضے کی ادائیگی-بے گھر شخص-بحالی اور آبادکاری-بے گھر خاندان کے ایک فرد کو ملازمت-بازآبادکاری کے لیے ہونے والے بھاری اخراجات-اراضی کے حصول کے 35 سال بعد رٹ —نہ صرف بے گھر خاندان کے ہر فرد بلکہ ان کی اولاد کو بھی روزگار کادعوی-قرار پایا کہ قابل سماعت نہیں۔

رورکیلا اسٹیل پلانٹ کے قیام کے مقصد سے 1954 میں تقریباً20000ایکڑاراضی حاصل کی گئی اور حاصل کردہ اراضی کا معاوضہ ادا کیا گیا۔بے گھر افراد کو دوبارہ آباد کرنے اور ان کی بحالی کے لیے اس وقت کے مرکزی وزیر برائے اسٹیل نے مشورہ دیا کہ ہر بے گھر خاندان میں سے کم ازکم ایک شخص کو اسٹیل پلانٹ میں ملازمت فراہم کی جاسکتی ہے۔حصول کے کئی سال بعد یعنی 1995 میں بے گھر افراد نے اس عدالت میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں نہ صرف بے گھر خاندان کے ہر فرد کو بلکہ ان کی اولاد کو بھی ملازمت دینے کی ہدایت کی گئی اور کسی بھی صورت میں ان کے ساتھ اس بنیاد پر ترجیحی سلوک کرنے کی درخواست کی گئی کہ بے گھر شخص کے خاندان میں سے صرف ایک شخص کوملازمت دینا آرٹیکل 21 کے تحت آئینی ضمانت کی خلاف ورزی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندگان نے غیر معمولی تاخیر کی بنیاد پر درخواست کی برقرار رکھنے کے بارے میں ابتدائی اعتراض اٹھایا اور جوابی بیان حلفی دائر کیا جس میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ تقریباً 2900 خاندان حصول سے متاثر ہوئے تھے، پھر بھی 4557 افراد کو ملازمت دی گئی ہے: حاصل کی گئی اراضی کا کچھ حصہ بے گھر افراد کی آبادکاری کے لیے حوالے کیا گیا تھا اور ان آبادکاری کالونیوں میں بنیادی ترقیاتی سہولیات فراہم کرنے کے لیے بہت زیادہ خرچ کیا گیا ہے۔ان دعووں کو درخواست گزاروں نے سنجیدگی سے متنازعہ نہیں کیا تھا حالانکہ وہ آرٹیکل 21 میں درج آئینی ضمانت کی بنیاد پر اپنے دعوے پر مبنی تھے۔

عرضی کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. غلط حقائق پر اور اس طرح کی بے حد تاخیر کے بعد درخواست جس کے نتیجے میں عام طور پر نسل کا فرق پیدا ہوتا ہے، غیر معمولی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کے لیے کافی ہے۔ تاہم، مسئلے کی نوعیت اور بے گھر افراد کو ملازمت دینے کے جواب دہندگان کے فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے، درخواست گزاروں میں سے کچھ کے ان لوگوں میں شامل ہونے کے طرز عمل کی بنیاد پر درخواست کو خارج کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا جنہیں ملازمت نہیں دی گئی ہے۔جوابی بیان حلفی میں کیے گئے دعووں کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے کہ مدعا علیہ کمپنی نے 4557 بے گھر افراد کو روزگار فراہم کیا جب کہ اراضی کے حصول سے صرف 2901 خاندان متاثر ہوئے تھے۔اس لیے اس بات پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہر بے گھر خاندان میں سے ایک شخص جس کی اراضی حاصل کی گئی تھی اسے روزگار دیا گیا ہے اور اس لیے بے گھر افراد کو ایڈجسٹ کرنے کی اسکیم کا خط اور روح مطمئن ہے۔

2. درخواست گزاروں یا ان کے آباؤ اجداد کو قانون میں قائم کردہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر ان کی اراضی سے محروم نہیں کیا گیا تھا۔انہیں ان کی حاصل کردہ اراضی کا معاوضہ دیا گیا۔لہٰذا، آرٹیکل 21 کی خلاف ورزی پر اٹھایا گیا چیلنج کسی اہلیت سے مبرا ہے۔دوسری صورت میں بھی اس بات کو یقینی بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے کہ کوئی بھی شہری اپنی روزی روٹی سے محروم نہ رہے، اس کا مطلب اراضی کے حصول کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے ہر خاندان کے ہر فرد کو روزگار فراہم کرنا نہیں ہے۔یہاں تک کہ اگر حکومت یا اسٹیل پلانٹ نے کسی شخص کو ملازمت کی پیشکش نہیں کی ہوتی تو بھی اس کے نتیجے میں کسی بھی بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی لیکن بے گھر ہونے والے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

افراد کی غربت کو مد نظر رکھتے ہوئے مرکزی اور ریاستی حکومت دونوں نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے کہ پلانٹ میں کم از کم ایک رکن کو ملازمت دے کر ہر خاندان کا تحفظ کیا جائے۔ لہذا، کوئی بھی اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام رہتا ہے کہ حکومت کا ایسا قدم آرٹیکل 21 کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزاروں کا یہ دعوی کہ جب تک کہ ہر بالغ رکن کو ملازمت نہیں دی جاتی یا آنے والی نسل کو ترجیحی دعوے کی ضمانت نہیں دی جاتی ہے، یہ من مانی یا آئینی ضمانت کے منافی ہوگا، درحقیقت آرٹیکل 21 کو اس کے دائرہ کار کی پرواہ کیے بغیر بڑھا رہا ہے۔ سچ میں، یہ بالکل برعکس ہے. اس طرح کے مطالبے کو قبول کرنا آرٹیکل 14 کے خلاف ہوگا۔

اولگا ٹیلس و دیگراں بنام بمبئی میونسپل کارپوریشن و دیگراں، [1985] 3 ایس سی سی 545، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (C) نمبر 167، سال 1992۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزاروں کے لیے پرشانت بھوسن۔

مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کے لیے دیپانکر پی گپتا، سالیسیٹر جنرل، ایس کے مہتا، جی ایم مشرا اور دھرو مہتا

مدعا علیہ نمبر 3 اور 4 کے لئے مس کیرتی مشرا۔

یونین آف انڈیا کے لیے این این گوسوامی، وائی پی مہاجن اور اے کے شرما۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا

آر ایم سہائے، جسٹس آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی اس عرضی میں، درخواست گزاروں کی طرف سے، جو راؤرکیلا کا حصہ بننے والے دیہاتوں کے رہائشی تھے، غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جواب دہندگان تمام سابقہ باشندوں اور یہاں تک کہ ان کی اولاد کو بھی روزگار دینے کے پابند تھے اور کسی بھی صورت میں ان کے ساتھ روزگار کے لیے ترجیحی سلوک کرنے کے پابند تھے کیونکہ وہ یا ان کے خاندان کے افراد راؤرکیلا اسٹیل پلانٹ کے قیام کی وجہ سے بے گھر ہو گئے تھے حالانکہ انہیں حاصل کی گئی اپنی اراضی کی بازار قیمت دی گئی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسٹیل کے سب سے بڑے پلانٹوں میں سے ایک، راؤر کیلا اسٹیل پلانٹ کا تصور 1954 میں کیا گیا تھا۔ اسے راؤر کیلا میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو اس وقت چھوٹے دیہاتوں پر مشتمل تھا اور اس مقصد کے لیے اراضی کے حصول کے قانون کے تحت تقریباً 20000 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی تھی۔ معاوضہ ادا کیا گیا۔ جب یہ منصوبہ شروع ہو رہا تھا تو شاید مقامی باشندوں کی طرف سے مزاحمت کی گئی تھی، اس لیے ریاستی حکومت نے بیان جاری کیا کہ بے گھر افراد کو کاشتکاری کے متبادل مقامات دیے جائیں گے اور انہیں اسٹیل پلانٹ میں ملازمت دی جائے گی۔ درخواست گزاروں کے مطابق بے گھر افراد کی امیدیں جھوٹی ثابت ہوئیں کیونکہ اسٹیل پلانٹ کی تعمیر کے بعد باہر سے مزدوروں کو ملازمت دی گئی اور بے گھر غریب قبائلیوں کو روزگار کی کوئی پیشکش نہیں کی گئی۔ درخواست گزاروں کا دعوی ہے کہ جب اس وقت کے صدر بھارت نے 1959 میں راؤر کیلا اسٹیل پلانٹ کی پہلی بلاسٹ فرنس کا افتتاح کرنے کے لیے راؤر کیلا کا دورہ کیا تو راؤر کیلا بے گھر افراد کی بہبود کمیٹی نے ان کی شکایات کو اجاگر کرتے ہوئے وضاحت کی کہ انہیں پیش کی گئی متبادل جگہیں محض ایک چشم کشا تھی کیونکہ وہ آباد کاری کالونیوں سے تقریباً 20 میل کے فاصلے پر تھیں اور بے گھر افراد کے لیے آنے جانے اور کوئی زرعی کارروائیاں کرنا ناممکن تھا۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ ان حالات میں واحد متبادل اسٹیل پلانٹ میں بے گھر افراد کو فائدہ مند روزگار فراہم کرنا تھا۔ اس بات کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ 1981 میں طویل بات چیت کے بعد راؤر کیلا اسٹیل پلانٹ اور باز آباد کاری کالونیوں میں سے ایک، زیر پانی باز آباد کاری کالونی کے بے گھر ہونے والے رہائشیوں کے درمیان ایک قرارداد طے پایا تھا اور اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ بے گھر ہونے والے افراد کو ٹی این سنگھ فارمولے کے تحت جلد از جلد روزگار دیا جائے گا، پھر بھی درخواست گزار جن میں سے سبھی زیر پانی باز آباد کاری کالونی سے ہیں، انہیں کوئی روزگار نہیں دیا گیا۔ درخواست گزاروں کے مطابق 29 نومبر 1988 کو منعقدہ اجلاس میں بھی ہمدردی کے جذبات کی بازگشت ہوئی لیکن درخواست گزار اور بے روزگار بے گھر افراد جن کی تعداد تقریباً 1500 ہے جن کی فہرست رٹ پٹیشن کے ضمیمہ 'A' کے طور پر منسلک کی گئی ہے وہ کوئی ملازمت حاصل نہیں کر سکے۔ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ کے راؤر کیلا اسٹیل پلانٹ کے ایڈیشنل چیف پرسنل منیجر کی طرف سے دائر جوابی بیان حلفی میں (مختصر طور پر 'SAIL') ان الزامات کی تردید کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ 25 اگست 1981 کے مختصر روائداد کو مکمل طور پر نافذ کیا گیا ہے حالانکہ اراضی کے حصول سے صرف تقریباً 2900 خاندان متاثر ہوئے تھے پھر بھی کمپنی نے 4557 بے گھر افراد کو ملازمت دی ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ 25 اگست کو ہونے والی اجلاس کے مختصر روائداد کے مطابق زیر پانی ریسیٹلمنٹ کالونی کے رہائشیوں کو دینے کے لیے ایکڑ اراضی ریاستی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکومت کے حوالے کر دی گئی تھی اور یہاں تک کہ جواب دہندگان نے اسے حکومت کے حوالے کر دیا تھا۔ یہ کہا گیا ہے کہ یہ درخواست 1952 میں دائر کی گئی تھی، یعنی حصول کے 30 سے 35 سال بعد اور اب یہ دوسری اور تیسری نسل بھی ہے جو نسل کی بنیاد پر ملازمت کی تلاش کر رہی ہے جو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی ہے۔ بیان حلفی میں مزید کہا گیا ہے کہ کمپنی نے بنیادی ڈھانچے اور دیگر سہولیات جیسے سڑکوں، پانی کی فراہمی، صحت کی دیکھ بھال، تعلیمی سہولیات، اسکول وغیرہ کی فراہمی میں خاندانوں کی آبادکاری / بحالی میں ہونے والے اخراجات کو 50 فیصد تک تقسیم کیا ہے۔ تمام بے گھر افراد کو فی خاندان 1 روپے کی ہاؤسنگ سبسڈی اور 200 روپے فی ایکڑ اراضی کی بحالی سبسڈی کے طور پر اضافی رقم دی گئی۔ کمپنی نے مزید کہا ہے کہ اس نے نو آبادکاری کالونیوں سمیت پردیی علاقوں کو بنیادی ترقیاتی سہولیات فراہم کی ہیں اور اس پر بہت زیادہ خرچ ہوا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اس سارے دباؤ کی وجہ سے کمپنی کو ضرورت کے مقابلے میں 22538 افراد کو ملازمت دینی پڑی، سال 19500۔

جیسے ٹی این سنگھ فارمولا کے طور پر بیان کیا گیا ہے وہ 25 جولائی 1973 کے خط سے واضح ہو گا جو ذیل میں نکالا گیا ہے:

"اوپر دیے گئے خط کے حوالے سے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ H.S.L راؤرکیلا میں راؤرکیلا کے بے گھر افراد کو روزگار فراہم کرنے کی کوئی مخصوص اسکیم نہیں ہے۔ تاہم، حکومت بھارت کے اس وقت کے وزیر فولاد جناب ٹی این سنگھ نے بات چیت کے دوران مشورہ دیا کہ ہر بے گھر خاندان میں سے کم از کم ایک شخص کو راؤرکیلا اسٹیل پلانٹ میں ملازمت فراہم کی جا سکتی ہے۔ اس کے مطابق راؤرکیلا لینڈ آرگنائزیشن، راؤرکیلا نے موقع پر تفتیش کے بعد بے گھر افراد کی خاندانی تاریخ تیار کی ہے۔ اس طرح کی فہرست مقامی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ساتھ ساتھ H.S.L کو بھی دستیاب ہے تاکہ H.S.L میں تقرری کے لیے ان کے معاملات پر غور کیا جا سکے۔

اس طرح ہر بے گھر شخص کو ملازمت دینے کی کوئی اسکیم نہیں تھی لیکن ریاستی حکومت کے پریس بیان کے پیش نظر اس وقت کے مرکزی وزیر نے یہ معقول سمجھا کہ جواب دہندگان کو پلانٹ میں ہر خاندان کے کم از کم ایک فرد کو ملازمت دینی چاہیے۔ چاہے اس طرح کی یقین دہانی یا فیصلہ قانونی اور آئینی تھا یا نہیں لیکن یہ یقینی طور پر منصفانہ اور بے گھر افراد کے وسیع تر مفاد میں تھا۔ جوابی بیان حلفی میں اس کی تعمیل کو سنجیدگی سے متنازعہ نہیں کیا جا سکا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس حقیقت پسندانہ دشواری کا سامنا کرنا پڑا جس کی درخواست گزار یا تو مناسب حلف نامہ داخل کر کے یا ریکارڈ پر مواد لا کر کامیابی سے تردید نہیں کر سکے تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ جوابی بیان حلفی میں بیان غلط تھے، درخواست گزاروں کے وکیل نے پیش کیا کہ حصول کا اثر یہ تھا کہ اس سے نہ صرف خاندان کے سربراہ یا اس رکن کو محروم کیا گیا جس کے نام پر اراضی ریونیو ریکارڈ میں درج کی گئی تھی بلکہ ہر بالغ رکن کو چوٹ لگی کیونکہ اسے حصول کی تاریخ اور یہاں تک کہ مستقبل میں بھی اراضی سے فائدہ اٹھانے سے روکا گیا تھا۔ لہذا، بے گھر افراد کے خاندان کے ایک فرد کو ملازمت دینا آرٹیکل 21 کے تحت آئینی ضمانت کی خلاف ورزی تھی اور اس کے نتیجے میں یہ ریاست کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ خاندان کے ہر فرد کو پلانٹ میں یا متبادل میں ملازمت دی جائے جب بھی خالی جگہ پیدا ہو تو اسے انہیں ترجیحی بنیاد پر غور کرنا چاہیے۔ فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ ٹی این سنگھ فارمولے پر ہر بے گھر خاندان کے ایک فرد کی ملازمت خاندان کے دوسرے افراد کو جو بالغ تھے دیگر ان مستقبل میں کسی بھی وقت بالغ ہو سکتے تھے، ان کے معاش کے بند یگر ان دی حق سے محروم نہیں کر سکتی جیسا کہ اس عدالت نے اولگا ٹیلس اینڈ اورس بنام بمبئی میونسپل کارپوریشن اینڈ اورس، [1985] 3 ایس سی سی 545 میں وضاحت کی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حاصل شدہ اراضی کے معاوضے کی ادائیگی ایک ناقص تسلی تھی اور کسی بھی صورت میں ریاستی حکومت نے یقین دہانی کرائی اور مرکزی حکومت نے سیل کو مشورہ دیا کہ وہ بے گھر افراد کو روزگار فراہم کرے اور درخواست گزاروں اور ان جیسے دیگر ان افراد کو اس وعدے کے تحت رکھا گیا ہے کہ انہیں روزگار دیا جائے گا جو انہیں وعدہ روک کے اصول پر پیچھے ہٹنے سے روک دیا گیا ہے اور یہ دعوی کرتے ہوئے کہ یا تو روزگار دستیاب نہیں تھا یا زیادہ عملہ تھا یا انہیں مندرا امر مانع تقریر مخالف کے بے گھر افراد کو ترتیب دینا ہے۔ مزید زور دیا گیا کہ ان افراد کے علاوہ جن کی اراضی حاصل کی گئی تھی، ان اہل بے گھر افراد کو روزگار فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی جو اسٹیل پلانٹ کے قیام کے نتیجے میں بے روزگار ہو گئے تھے۔ انہوں نے زور دے کر استدعا کی کہ نہ صرف بالغ افراد اور خاندان کے دیگر افراد بلکہ وہ بچے بھی جو اس وقت نابالغ تھے لیکن اب وہ بڑے ہو چکے ہیں یا وہ اولاد ہیں اور دوسری نسل کے ہو سکتے ہیں، اسی اصول پر ان کی روٹی اور مکھن سے محروم ہونے کے حقدار ہیں جو انہیں بڑے ہونے کے بعد ملازمت کے لیے دستیاب ہو سکتے تھے یا کم از کم ترجیح دی جا سکتی تھی۔

جو بات تسلیم کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اراضی 54-1953 میں حاصل کی گئی تھی اور اسٹیل پلانٹ 1959 میں قائم کیا گیا تھا۔ پھر بھی یہ درخواست گزار جن میں سے بہت سے، ہمیں مطلع کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا ہے، پہلے سے ہی جواب دہندگان کی ملازمت میں ہیں اور اس درخواست کو برقرار رکھنے پر ابتدائی اعتراض کے طور پر فاضل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے زور دیا گیا تھا، اپنے حقوق کے نفاذ کے لیے 1992 میں اس عدالت سے رجوع کیا۔ کہ غلط حقائق پر اور اس طرح کی بے حد تاخیر کے بعد درخواست جس کے نتیجے میں عام طور پر نسل کا فرق پیدا ہوتا ہے، غیر معمولی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کے لیے کافی ہے۔ تاہم، اس مسئلے کی نوعیت اور 1988 میں بے گھر افراد کو ملازمت دینے کے سلسلے میں جواب دہندگان کے فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے، درخواست کو تاخیر یا کچھ درخواست گزاروں کے ان لوگوں میں شامل ہونے کے طرز عمل کی بنیاد پر خارج کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا جنہیں ملازمت نہیں دی گئی ہے۔ جوابی بیان حلفی میں اس بیان کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے کہ مدعا علیہ کمپنی نے 4557 بے گھر افراد کو روزگار فراہم کیا جب کہ اراضی کے حصول سے صرف 2901 خاندان متاثر ہوئے تھے اور ہر خاندان میں سے صرف ایک شخص کو ملازمت دینے کی یقین دہانی درخواست گزاروں کی طرف سے کی گئی شکایت میں زیادہ ٹھوس نہیں لگتی ہے۔ مزید درخواست گزاروں کی طرف سے ان افراد کے حوالے سے کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی گئی ہیں جن کی فہرست رٹ پٹیشن کے ساتھ منسلک کی گئی ہے کہ آیا ان کے خاندان کے کسی فرد کو اسٹیل پلانٹ کی طرف سے تقرری دی گئی تھی یا نہیں۔ اس لیے اس بات پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہر بے گھر خاندان میں سے ایک شخص جس کی اراضی حاصل کی گئی تھی اسے روزگار دیا گیا ہے اور اس لیے بے گھر افراد کو ترتیب کرنے کی اسکیم کا خط اور روح مطمئن ہے۔

آرٹیکل 21 پر مبنی آئینی چیلنج میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔ اولگا ٹیلس (اوپر) میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ عطا کردہ زندگی کے حق کا تصور وسیع اور دور رس تھا اور قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر روزی روٹی کے حق سے محرومی ایک شہری کی بنیادی ضمانت کی خلاف ورزی تھی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ درخواست گزاروں یا ان کے آباؤ اجداد کو قانون میں قائم کردہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر ان کی اراضی سے محروم نہیں کیا گیا تھا۔ ان کی اراضی اراضی کے حصول کے قانون کے تحت لی گئی۔ انہیں اس کا معاوضہ ادا کیا گیا۔ لہذا، آرٹیکل 21 کی خلاف ورزی پر اٹھایا گیا چیلنج کسی اہلیت سے مبرا ہے۔ دوسری صورت میں بھی اس بات کو یقینی بنانا ریاست کی ذمہ داری ہے کہ کوئی بھی شہری اپنی روزی روٹی سے محروم نہ رہے، اس کا مطلب اراضی کے حصول کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے ہر خاندان کے ہر فرد کو روزگار فراہم کرنا نہیں ہے۔ راؤرکیلا پلانٹ ملک کی ترقی کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ یہ باوقار اسٹیل پلانٹس میں سے ایک ہے۔ یہ سرکاری شعبہ میں قائم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ حکومت نے حاصل کی گئی اراضی کی بازار قیمت ادا کر دی ہے۔ یہاں تک کہ اگر حکومت یا اسٹیل پلانٹ نے کسی شخص کو ملازمت کی پیشکش نہیں کی ہوتی تو بھی اس کے نتیجے میں کسی بھی بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی لیکن بے گھر ہونے والے افراد کی غربت کو مد نظر رکھتے ہوئے مرکزی اور ریاستی حکومت دونوں نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے کہ پلانٹ میں کم از کم ایک رکن کو ملازمت دے کر ہر خاندان کا تحفظ کیا جائے۔ ہم اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام ہیں کہ کس طرح حکومت کا ایسا قدم آرٹیکل 21 کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزاروں کا یہ دعوی کہ جب تک کہ ہر بالغ رکن کو ملازمت نہیں دی جاتی یا آنے والی نسل کو ترجیحی دعوے کی ضمانت نہیں دی جاتی ہے، یہ من مانی یا آئینی ضمانت کے منافی ہو گا، درحقیقت آرٹیکل 21 کو اس کے دائرہ کار اور حدود کی پرواہ کیے بغیر بڑھا رہا ہے جیسا کہ اس عدالت نے وضاحت کی ہے۔ سچ میں، یہ صرف دوسری صورت میں ہے. اس طرح کے مطالبے کو قبول کرنا آرٹیکل 14 کے خلاف ہو گا۔

تاہم فاضل سالیسیٹر جنرل نے کہا کہ اگرچہ زیادہ عملہ ہونے کی وجہ سے سرکاری شعبے کے ادارے پر بہت دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور اگرچہ حکومت بھارت نے 1986 میں مستقبل میں کسی کو روزگار نہ دینے کا پالیسی فیصلہ لیا تھا، پھر بھی تصدیق کے بعد مدعا علیہ اسٹیل پلانٹ نے 247 افراد کو روزگار دینے کے اہل پایا ہے۔ وہ اس کی پابندی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی ہے کہ اس دوران ایک اور ڈیم تعمیر کیا گیا ہے اور بے گھر ہونے والے افراد کو بھی جگہ دینے کی ضرورت ہے اور اس لیے ایک اسکیم تیار کی گئی ہے جس میں مندر ڈیم کے نتیجے میں 80 فیصد بے گھر ہوئے اور 247 میں سے 20 فیصد کو 1993 سے روزگار دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 247 میں سے تقریباً 50 افراد کو پہلے ہی جذب کیا جا چکا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ 20 فیصد تک روزگار دینے میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے اور چونکہ عمر کی حد 35 رکھی گئی ہے اس لیے یہ مناسب ہو گا کہ SAIL ہر سال ان افراد کی تعداد 20 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کر کے ان کے انضمام کو تیز کرے۔

نتیجے میں، یہ درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور جواب دہندگان کی طرف سے شناخت کردہ 247 افراد کے حوالے سے کیے گئے مشاہدات کے تابع خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہو گا۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document